130786-نظر بد سے بچانے کے لیے "اللہ برکت دے" کہنا شرعاً جائز ہے۔

سوال

کیا حسد کے خدشے کے وقت "ماشاء اللہ، لاقوۃ الا باللہ" کہنا جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

جب کوئی اچھی چیز نظر آئے اور اس کے بارے میں نظر بد کا خدشہ ہو تو صحیح ثابت شدہ سنت یہ ہے کہ انسان برکت کی دعا دے۔

جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جب کوئی انسان اپنے آپ میں یا مال میں یا اپنے بھائی میں کوئی اچھی چیز دیکھے تو اس کے لیے برکت کی دعا کر دے؛ کیونکہ نظر بد با اثر ہوتی ہے۔)

اس روایت کو ابن سنی رحمہ اللہ نے "عمل الیوم واللیلۃ" کے صفحہ: 168 اور امام حاکم رحمہ اللہ نے: 216/4 نے روایت کیا ہے اور البانی رحمہ اللہ نے اسے "الکلم الطیب": صفحہ: 243 میں صحیح قرار دیا ہے۔

اسی طرح سیدنا ابو امامہ بن سہل بن حنیف کہتے ہیں: ایک بار سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سیدنا سہل بن حنیف کے پاس سے گزرے، اس وقت سہل غسل کر رہے تھے، اس پر عامر نے کہا: "آج سے پہلے میں نے اتنی صاف رنگت والی جلد کبھی نہیں دیکھی" یہ کہنا ہی تھا کہ سہل فوری طور پر زمین پر گر گئے، پھر آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اور بتلایا گیا کہ: سہل بیہوش ہو کر گر گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تمہیں کس کی نظر پر شک ہے؟ انہوں نے کہا: عامر بن ربیعہ پر۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اپنے بھائی کو [نظر بد کے ذریعے] کیوں مارتے ہو؟! جب تمہیں اپنے بھائی میں کوئی اچھی چیز نظر آئے تو اس کے لیے برکت کی دعا کر دے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور عامر بن ربیعہ کو حکم دیا کہ وہ وضو کرے اور اپنا چہرہ، دونوں ہاتھ کہنیوں تک، پاؤں گھٹنوں تک اور تہ بند کے اندرونی حصے کو دھو کر وضو والا پانی دے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس پانی کو سہل پر ڈال دیا جائے۔) اس حدیث کو ابن ماجہ: (3509) امام احمد: (15550) اور امام مالک: (1747) نے بیان کیا ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جب آپ کو کوئی چیز اچھی لگے اور نظر لگنے کا خدشہ ہو تو "ماشاء اللہ، لاقوۃ الا باللہ" کہہ دے، تو اس بارے میں ابو یعلی رحمہ اللہ اپنی مسند میں ایک روایت ذکر کرتے ہیں جیسے کہ المطالب العالیۃ (10/348)، وتفسیر ابن کثیر (5/158) میں ہے کہ: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالی اپنے بندے کو اہل و عیال، اور مال کی شکل میں کوئی بھی نعمت عطا کرے اور بندہ "ماشاء اللہ، لاقوۃ الا باللہ" کہہ دے تو اسے اس نعمت میں موت کے علاوہ کوئی آفت نظر نہیں آئے گی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ قرآن کریم کی آیت: {وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ}۔ ترجمہ: اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو تو نے "ماشاء اللہ، لاقوۃ الا باللہ" کیوں نہیں کہا؟ [الکہف: 39] کی عملی تفسیر بیان کرتے ہوئے بتلائے ہیں۔
لیکن یہ روایت ضعیف ہے، اس حدیث کا مدار عبد الملک بن زرارہ پر ہے جو کہ محدثین کے ہاں "ضعیف الحدیث" ہے۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ امام بیہقی کی کتاب: "الأسماء والصفات" کے صفحہ: (1/417) پر کتاب کے محقق عبد اللہ حاشدی کا حاشیہ ملاحظہ کریں۔

جبکہ کچھ اہل علم اس ذکر کے شرعی ہونے کے قائل بھی ہیں، چنانچہ ان علمائے کرام ہاں جب کسی انسان کو کوئی اچھی چیز نظر آئے اور اس کے تلف ہونے یا نظر بد لگنے کا خدشہ ہو، یا اس چیز کے مالک کے تکبر یا خود پسندی میں بتلا ہونے کا خدشہ ہو تو وہ مذکورہ آیت کی تعمیل میں یہ الفاظ کہے، جیسے کہ سابقہ حدیث میں ذکر ہو چکا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس آیت

کی تعمیل میں یہ الفاظ پڑھے ہیں۔

چنانچہ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب انسان کو کوئی اچھی چیز نظر آئے اور اس کے متعلق نظر بد کا خدشہ ہو تو وہ "ماشاء اللہ تبارک اللہ" کہہ دے، تا کہ اس چیز کو نظر نہ لگے، اسی طرح جب انسان کو اپنے مال میں اچھی چیز نظر آئے تو تب کہے : "ماشاء اللہ، لاقوۃ الا باللہ" تا کہ انسان اپنے بڑھتے ہوئے مال کو دیکھ کر خود پسندی اور تکبر میں بتلا نہ ہو، یہ الفاظ کہنے سے انسان اپنے معاملات اسی ذات کے سپرد کر دیتا ہے جس کے پاس ان تمام معاملات کی باگ ڈور ہے۔"

ماخوذاز : فتاوی نور علی الدرب

ایک اور مقام پر آپ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب کسی کو خدشہ ہو کہ اس کی نظر دل کو بھانے والی چیز کو لگ جائے گی تو وہ کہہ دے : اللہ تعالی اس چیز میں برکت فرمائے؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر لگانے والے شخص کو فرمایا تھا : (تم نے اسے برکت کی دعا کیوں نہیں دی؟) تاہم "ماشاء اللہ، لاقوۃ الا باللہ" کے الفاظ وہ شخص کہے گا جسے اپنی ذاتی دولت اچھی لگے، جیسے کہ باغ کے مالک کو نیک شخص نے کہا تھا : {وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ}. ترجمہ : اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو تو نے "ماشاء اللہ، لاقوۃ الا باللہ" کیوں نہیں کہا؟ [الکہف : 39] اور ایک اثر میں یہ بھی ہے کہ : (جس شخص کو اپنے مال میں کوئی اچھی چیز نظر آئے تو وہ کہہ دے : "ماشاء اللہ، لاقوۃ الا باللہ" تو اس کے مال میں کوئی منفی چیز نظر نہیں آئے گی) اب چاہے کوئی "ماشاء اللہ، لاقوۃ الا باللہ" کے الفاظ کہے یا اسی طرح کے کوئی اور الفاظ کہہ دے۔" ختم شد

"لقاء الباب المفتوح (235/19)

اسی طرح دائمی فتوی کمیٹی کے فتاوی : (1/547) میں ہے :

"عربی زبان میں کسی کو نظر لگانے کے لیے "عان یعین" استعمال ہوتا ہے، اور نظر کا لگنا حقیقت ہے، جیسے کہ صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (نظر لگنا حقیقت ہے، اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جا سکتی ہوتی تو وہ نظر ہی ہوتی۔ چنانچہ جب [نظر بد کے علاج کے طور پر] تم سے غسل کا پانی مانگا جائے تو اپنے غسل کا پانی دے دو) نظر لگانے کا حکم یہ ہے کہ یہ بھی جادو کرنے کی طرح حرام ہے، جبکہ نظر بد کا علاج یہ ہے کہ سب سے پہلے جب کوئی دل کو بھانے والی چیز نظر آئے تو اللہ کو یاد کرے اور برکت کی دعا کرے، جیسے کہ حدیث میں ہے کہ : (تم نے دل کو بھانے والی چیز دیکھی تو برکت کی دعا کیوں نہیں کی؟) اس لیے انسان "ماشاء اللہ، لاقوۃ الا باللہ" بھی کہہ سکتا ہے اور متعلقہ شخص کے لیے برکت کی دعا بھی کر سکتا ہے۔" ختم شد

مزید کے لیے آپ فتاوی دائمی کمیٹی : (1/109) کا بھی مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم